خواہشات اس شریعت کے تابع نہ ہوں، جس کو میں لے کر آیا ہوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم کی تعمیل امت پر فرض ہے۔

قرآن کریم کے احکام کی مکمل پیروی اس وقت تک ممکن نہیں، جب تک انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی روشنی میں سمجھا نہ جائے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور قرآن مجید کی پیروی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع بھی ضروری ہے۔ ورنہ اس کے بغیر دین نامکمل رہتا ہے۔ بقول مولانا ظفر علی خان:

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

شاہِ ہمدانؒ سید علی ہمدانی کے نزدیک ایمان کے چار اصول ہیں، جیسے کہ آپ ذخیرۃ الملوک میں لکھتے ہیں:

[۱] دل کی تصدیق، [۲] زبان سے اقرار، [۳] اعضائے جسم سے عمل،

[۴] سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی۔

ان چار اصولوں میں سے ہر اصل کمالِ ایمان کا رکن ہے۔ جو شخص بھی ایمان کی بنا پر ان اصولوں پر مضبوط و مستحکم عمل کرے، وہ مؤمن خالص و کامل ہو کر بارگاہ صمدانی و درگاہِ الٰہی کے مقربوں میں سے ہے۔ اور وہی مؤمن کامل ہے۔

(۱) کافر مطلق: جو شخص ان چاروں اصولوں سے محروم ہے، وہ کافر مطلق ہے۔

(۲) منافق: جو شخص زبان سے اقرار کرتا ہے، مگر دل سے تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے۔

اور منافق کا حال کافر سے بدتر ہوتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ [النساء ۱۴۵] ''بے شک منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے۔'' کیونکہ یہ دل سے منکر حق ہونے کے علاوہ زبان سے ایمان و اسلام کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

(۳) فاسق: جو شخص دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرتا ہے، لیکن جسم کے اعضاء و جوارح سے عمل نہیں کرتا وہ فاسق ہے۔ گناہ گار جب تک گناہ کو گناہ سمجھتا اور چھپاتا ہے، وہ ''عاصی'' ہے۔ اور اگر کھلم کھلا کبیرہ گناہ کر کے دوسروں کو متأثر کرتا ہے اور عاصی گر بن جاتا ہے، تو ''فاسق'' ہے، بشرطیکہ گناہ کو گناہ سمجھتا رہے۔ اور اگر گناہ کو گناہ نہیں مانتا تو ''کافر'' ہے۔ اور اگر قوت و اقتدار کے زور سے دوسروں کو بھی کفر کی راہ پر چلا کر کافر گر بن جاتا ہے، تو وہ ''طاغوت'' ہے۔ پس فاسق گناہ کی آخری اور طاغوت کفر کی آخری حد ہے۔

(۴) بدعتی: جو شخص دل سے تصدیق، زبان سے اقرار، عمل بہ تن کرتا ہے، لیکن سنت نبوی کی پوری تابعداری